سوال

(1047)تکبیراتِ عیدین تعداد؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عیدین کی تکبیریں چھ ہیں یا بارہ۔ وضاحت فرمائیں؟ بارہ تکبیروں کے راوی کثیر بن عبدا کے متعلق بعض کہتے ہیں کہ یہ جھوٹا ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عیدالفطر اور عیدالأضحی کی نماز میں بارہ تکبیریں کہنا مسنون ہے۔ بیہقی میں ''ابن وہب، عن ابن لهيعة، عن يزيد، عن ابن شهاب، عن عروة'' کے طریق سے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، کہ رسول ا ﷺ عیدین میں بارہ تکبریں کہا کرتے تھے۔ (السنن الکبریٰ للبیهقی ،بَابُ التَّكْبِيرِ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ ،رقم:٦١٧٤)

یہ حدیث صحیح ہے کیونکہ ابن وہب کا سماع ابن لہیعہ سے کتابیں جلنے سے قبل ہے۔ ملاحظہ ہو!إرواء الغلیل'' (١٠٧/٣۔١٠٨)

حدیث ہذا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دیگر طُرق سے بھی مروی ہے۔ اس حدیث کے راویوں میں سے عبدا بن عمرو، ابن عمر، جابر، ابوواقد اور عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ عنہم بھی ہیں۔ ان کے طُرق جید ہیں۔

جملہ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو!إرواء الغلیل'' (١٠٧/٣تا١١٢)

اور جہاں تک تعلق ہے راوی 'کثیر بن عبدا '' کا، یہ واقعی ضعیف ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اہلِ علم کی ایک جماعت نے ترمذی کی تحسین کا انکار کیا ہے، کیونکہ کثیر بن عبدا سخت ضعیف ہے، حتی کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا:

'هُوَ رُكْنٌ مِّن أَرْكَانِ الْكَذِبِ' (تلخیص الجبیر: ٨٤/٢)

لیکن اس حدیث کو جو قابلِ حجت اور صحیح قرار دیا گیا ہے، وہ دیگر طُرق وروایات کے اعتبار سے ہے۔

لہٰذا اصل مسئلہ بلا تردّد (یعنی بغیر شک کے) ثابت ہے۔ نیز 'کثیر بن عبدا '' اور امام ترمذی رحمہ اللہ کی تصحیح اور تحسین پر طویل ترین ناقدانہ بحث کے لیے ملاحظہ ہو! وضیح الأفکار لمعانی

سنقیح الانظار للصنعانی (۱/۱۶۹۔۱۸۰)

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ:834

محدث فتویٰ